جلد ۵۲/۱۷ ۱۸ شہادہ ۱۳۴۲ ہش ۲۳ ذیقعد ۱۳۸۲ھ ۱۸ اپریل ۱۹۶۳ء نمبر ۹۱

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ربوہ

ربوہ ۱۷ اپریل بوقت ۸½ بجے صبح

کل صبح سے حضور کو بے چینی کی بہت تکلیف شروع ہو گئی۔ بعد دوپہر تھوڑے عرصہ کے لئے کچھ سکون ہوا۔ اس وقت لاہور سے مکرم ڈاکٹر محمد اختر خان صاحب پروفیسر آف میڈیسن، فزیشن، میو ہسپتال حضور کو دیکھنے کے لئے پہنچے معائنہ کے بعد انہوں نے کچھ مزید علاج تجویز کیا۔ ½۱ بجے کے بعد پھر حضور کو شدید بے چینی کی تکلیف شروع ہو گئی اور ضعف کی شکایت بھی فرماتے رہے۔ شام کے قریب طبیعت میں قدرے سکون ہوا۔ رات ۹ بجے تک بیقراری رہی۔ اس کے بعد دوائی دینے سے نیند آئی۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے حضور کی صحت کاملہ کیلئے دعائیں کریں

صاحبزادی سیدہ امۃ الشکور صاحبہ کیلئے دعا کی تحریک

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ صاحبزادی سیدہ امۃ الشکور صاحبہ سلمہا اللہ کو اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے صاحبزادی صاحبہ موصوفہ آج کل لاہور میں زیر علاج ہیں۔

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

انسان کی روحانی زندگی استغفار سے ہے

جس مذہب میں اس فلسفہ کا ذکر نہیں وہ مذہب خدا تعالیٰ کی طرف سے ہرگز نہیں

"انسان کی روحانی زندگی استغفار سے ہے جس کے نالے میں ہو کر حقیقی چشمہ انسانیت کی جڑ دل تک پہنچتا ہے اور خشک ہونے اور مرنے سے بچا لیتا ہے۔ جس مذہب میں اس فلسفہ کا ذکر نہیں وہ مذہب خدا تعالیٰ کی طرف سے ہرگز نہیں۔ اور جس شخص نے نبی یا رسول یا راستباز یا پاک فطرت کہلا کر اس چشمہ سے منہ پھیرا ہے وہ ہرگز خدا تعالیٰ کی طرف سے نہیں اور ایسا آدمی خدا تعالیٰ سے نہیں بلکہ شیطان سے نکلا ہے کیونکہ شیط مرنے کو کہتے ہیں۔ پس جس نے اپنے روحانی باغ کو سرسبز کرنے کیلئے اس حقیقی چشمہ کو اپنی طرف کھینچنا نہیں چاہا اور استغفار کے نالے کو اس چشمہ سے لبالب نہیں کیا وہ شیطان ہے یعنی مرنے والا ہے۔ کیونکہ ممکن نہیں کہ کوئی سرسبز درخت بغیر پانی کے زندہ رہ سکے۔ ہر ایک متکبر جو اس زندگی کے چشمہ سے اپنے روحانی درخت کو سرسبز کرنا نہیں چاہتا وہ شیطان ہے اور شیطان کی طرح ہلاک ہوگا۔ کوئی راستباز نبی دنیا میں نہیں آیا جس نے استغفار کی حقیقت سے منہ پھیرا اور اس حقیقی چشمہ سے سرسبز ہونا نہ چاہا۔ ہاں سب سے زیادہ اس سرسبزی کو ہمارے سید و مولیٰ ختم المرسلین فخر الاولین و الآخرین محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم نے مانگا۔ اس لئے خدا تعالیٰ نے ان کو ان کے تمام ہم منصبوں سے زیادہ سرسبز اور معطر کیا۔"

(رسالہ نور القرآن بابت جون جولائی۔ اگست ۱۸۹۵ء صفحہ ۲۱)

ضروری تحریک

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ربوہ

احباب جماعت ہسپتال میں غرباء و نادار مریضوں کے علاج کے لئے صدقات کی رقوم بھجواتے رہتے ہیں۔ اس مد سے بہت سے نادار مریض بہت استفادہ حاصل کرتے رہے ہیں مگر اب کچھ عرصہ سے دوستوں کی طرف سے رقوم بہت کم آ رہی ہیں۔ لہٰذا خاکسار پھر بطور یاد دہانی دوستوں کی خدمت میں یہ عرض کرتا ہے کہ اپنے غریب و نادار مریض بھائیوں کا خیال رکھیں اور صدقات کی رقوم ہسپتال میں ان کے علاج کے لئے بھجواتے رہیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء

خاکسار۔ ڈاکٹر مرزا منور احمد
چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال ربوہ

الجمعیۃ العلمیہ جامعہ احمدیہ کے سالانہ تقریری مقابلے

انشاء اللہ العزیز الجمعیۃ العلمیہ جامعہ احمدیہ کے سالانہ تقریری مقابلے انگریزی اور اردو علی الترتیب ۱۷ اپریل اور ۱۸ اپریل بروز بدھ و جمعرات شام کے ۵ بجے جامعہ احمدیہ کے ہال میں منعقد ہوں گے۔ احباب سے گزارش ہے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں شمولیت فرما کر طلباء کی حوصلہ افزائی فرمائیں۔ الامین للجمعیۃ العلمیہ

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۱۸ اپریل ۶۳ء

اس زمانہ کا سب سے بڑا المیہ خدا تعالیٰ کا انکار ہے

بظاہر یہ بات عجیب معلوم ہوگی مگر حقیقت یہ ہے کہ اس زمانہ کا سب سے بڑا المیہ یہ ہے کہ تمام انسان اللہ تعالیٰ کے منکر ہو چکے ہیں۔ یہ بات اس لئے عجیب معلوم ہوتی ہے کہ آج بھی انسانوں کی اکثریت بظاہر اللہ تعالیٰ کا نام لیتی ہے بلکہ بعض تحریکیں ایسی بھی اٹھ رہی ہیں کہ جو دنیا میں اللہ تعالیٰ کی حکومت قائم کرنے کی دعویدار ہیں لیکن اگر ان تحریکوں کا قریب سے مطالعہ کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ یہ تمام تحریکیں اصل میں مادی اور اقتصادی تحریکیں ہیں اللہ تعالیٰ کی تحریکیں نہیں ہیں۔

یہ بات صرف مسلمانوں ہی تک محدود نہیں ہے بلکہ تمام مذاہب خواہ وہ محدود الاثر ہوں یا وسیع الاثر آج اللہ تعالیٰ کی حکومت کا نام تو بڑے زور و شور سے لیتے ہیں مگر اس سے ان کی ہرگز مراد اللہ تعالیٰ کی حکومت نہیں ہوتی بلکہ اپنی عقل و خرد کی حکومت ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا نام صرف زیب داستان کے لئے استعمال کیا جاتا ہے اور بعض ایسی رسومات ادا کر لی جاتی ہیں جن سے خدا کے ساتھ ظاہر تعلق نظر آتا ہے۔ عیسائی۔ یہودی مسلمان اور دیگر مختلف مذاہب کے لوگ اس مرض میں مبتلا ہیں۔ اگرچہ ایک خاصی تعداد اب ایسے لوگوں کی ہو گئی ہے جنہوں نے منافقت کا یہ پردہ بھی اٹھا دیا ہے اور کھلم کھلا اللہ تعالیٰ کا منکر ہو گیا ہے مگر وہ لوگ بھی جو بظاہر مذہب کے نام سے چمٹے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے ہوئے نظر آتے ہیں حقیقت میں اللہ تعالیٰ کے منکر ہو چکے ہیں۔ اور ان میں سے وہ لوگ بھی ہیں جو خود بھی فریب خوردہ ہیں اور جو سمجھتے ہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ماننے والوں میں سے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے دین کو دنیا میں قائم کرنا چاہتے ہیں۔ لیکن جیسا کہ ہم نے اوپر کہا ہے وہ اللہ تعالیٰ سے اتنا ہی دور ہیں جتنے کہ اللہ تعالیٰ سے انکار کرنے والے دراصل وہ اپنی عقل کے پجاری ہیں اور اللہ تعالیٰ کی بجائے وہ اپنے خیالات کی پوجا کرتے ہیں بلکہ نعوذ باللہ اللہ تعالیٰ کی بعض وقت اصلاح بھی کرتے ہیں۔

ان میں سے وہی لوگ نہیں ہیں جو قرآن کریم کے احکام اور سنت رسول اللہ کو اپنے مطلوبہ طریقوں پر ڈھالنا چاہتے ہیں بلکہ وہ لوگ بھی ان میں شامل ہیں جو ایسے لوگوں پر اعتراضات کرتے ہیں اور ان کو گمراہ اور مغربی تہذیب کا غلام بتاتے ہیں۔ ان لوگوں ہی میں وہ لوگ بھی شامل ہیں جو بظاہر رسالت پر ایمان رکھتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے انبیاء علیہم السلام کو برحق اور خدا کی طرف سے ہدایت یافتہ اور اللہ تعالیٰ کی تعلیم لانے والے بیان کرتے ہیں۔ اگر آپ ان سب لوگوں کا صحیح جائزہ لیں تو آپ کو معلوم ہوگا کہ یہ سب لوگ حقیقت میں خدا تعالیٰ کے منکر ہیں۔ خدا تعالیٰ کے متعلق کچھ بھی علم نہیں رکھتے۔ خدا تعالیٰ کو جانتے ہیں نہ پہچانتے ہیں۔ یہ بات واقعی بڑی عجیب معلوم ہوتی ہے لیکن حقیقت یہی ہے کہ آج دنیا کی اکثریت خواہ بظاہر خدا تعالیٰ کی قائل ہی کیوں نہ ہو خدا تعالیٰ کی حقیقت میں منکر ہو چکی ہے۔ یہ بات واقعی ایک معمہ معلوم ہوتی ہے لیکن یہ کوئی معمہ نہیں ہے اس لئے کہ آج ساری دنیا ان ذرائع کی منکر ہو چکی ہے جن سے اللہ تعالیٰ کا حقیقی علم ہو سکتا ہے۔

اس بات کو سمجھنے کے لئے خیال کیجئے کہ اگر آپ سے کہا جائے کہ اس پہاڑ کے پرے بہشت ہے مگر وہاں کوئی نہ جا سکتا ہے اور نہ کوئی وہاں سے آ سکتا ہے نہ آپ کو وہاں سے کوئی خبر پہنچ سکتی ہے نہ ڈاک نہ تار نہ ٹیلیفون الغرض وہاں کے حالات یا اس کی اصلیت معلوم کرنے کا کوئی ذریعہ نہیں ہے تو خواہ آپ کو خبر دینے والا گلا پھاڑ پھاڑ کر یہ نعرہ لگائے کہ وہاں بہشت ہے تو آپ سوچئے آپ کیا خیال کریں گے۔ آپ یہی کہیں گے یہ شخص جھوٹا ہے وہاں دراصل کوئی بہشت موجود نہیں۔ فرض کیجئے آپ مان بھی لیں کہ کوئی ایسا مقام موجود ہے تاہم جب آپ کے پاس اس مقام کو دیکھنے کا کوئی ذریعہ نہیں خواہ لاکھوں دلائل آپ رکھتے ہوں حقیقت یہی ہے کہ آپ محض خیالی پلاؤ پکا رہے ہیں یا ہوا میں قلعے تیار کر رہے ہیں اور اس کے یہی معنی لئے جائیں گے کہ دراصل آپ کو اس مقام کا خود بھی کوئی علم نہیں اور اس لئے کوئی یقین نہیں۔ آپ لاکھ اپنے دل کو بھی تسلی دیں اور دوسروں کو بھی سمجھائیں کہ دیکھو اس پہاڑ پر جو روشنی ہے یہ بہشت کے سوا نہیں ہو سکتی یہ روشنی اسی لئے ہے کہ بہشت کی روشنی کی شعاعیں پہاڑ کی چوٹی پر پڑ رہی ہیں۔ ایسی دلائل زیادہ سے زیادہ اتنا علم شاید دے سکتی ہوں کہ وہاں بہشت ہونا چاہیئے مگر یہ قطعی ایسا یقینی علم نہیں ہے جس سے معلوم ہو کہ واقعی وہاں بہشت موجود ہے۔ حقیقی علم کے لئے ضروری ہے کہ آپ کو خبر دینے والا آپ کو ساتھ لے جا کر بہشت اپنی آنکھوں سے دکھا دے۔ لیکن وہ تو کہتا ہے کہ بہشت کو دیکھنے کے کوئی ذرائع ہی موجود نہیں ہیں تو آخر سننے والا یہ کہنے پر مجبور ہوتا ہے۔ غالب ؎

ہم کو معلوم ہے جنت کی حقیقت لیکن
دل کے خوش رکھنے کو غالب یہ خیال اچھا ہے

اصل بات یہ ہے کہ جس طرح عیسائیوں نے خیالی طور پر ایک عاجز انسان کو خدا بنا لیا ہے اور تخیل کے زور سے اس میں الوہیت کی صفات بھر دی ہیں اور اس کو دنیا کے گناہ کے لئے قربانی دینے والا بنا لیا ہے بعینہٖ اسی طرح آج تمام دنیا محض شاعرانہ طور پر خدا کی قائل ہے کوئی منکر خدا ہو یا آج کا خدا پرست بنیادی طور پر دونوں میں کوئی فرق نہیں ہے۔ منکر خدا بھی اپنی عقل کو پوجتا ہے اور آج کا خدا پرست بھی محض اپنی عقل کو پوجتا ہے۔ حقیقت کو نہ وہ جاننے کی کوشش کرتا ہے اور نہ یہ۔ (باقی)

جمہوریت کے متعلق مودودی صاحب کی ذہنی اُلجھن

(۱) جمہوری امارت کی مختلف صورتیں جو دنیا میں رائج ہیں ان میں شاید سب سے زیادہ ناقص اور قدامت پرستانہ صورت وہ ہے جو انگلستان میں قائم ہے۔ (سیاسی کشمکش حصہ سوم صفحہ ۱۷۹ ترجمان القرآن مورخہ اکتوبر۔ نومبر دسمبر ۱۹۳۸ء)

(۲) آئین کے معاملہ میں بنیادی سوال اس کے ڈھانچے کا ہے یعنی وہ صدارتی ہو یا پارلیمانی لیکن فی نفسہٖ یہ کوئی اصولی سوال نہیں۔ اسلام اور رائج الوقت جمہوریت دونوں کے نزدیک دونوں نظام برابر حیثیت رکھتے ہیں۔

(ایشیا ۳ ستمبر ۱۹۶۲ء صفحہ ۱۲)

(۳) جمہوریت کی دو شکلیں دنیا میں مسلّم ہیں ایک پارلیمانی اور دوسرے صدارتی ۔۔۔۔ جو شخص بھی ہمارے ملک کے حالات پر نگاہ ڈالے گا اور ان دونوں طرز کی جمہوریتوں کے تجربات پر نگاہ رکھے گا وہ یہ ماننے میں تامّل نہ کرے گا کہ ہمارا ملک صدارتی جمہوریت کی عیاشی برداشت نہیں کر سکتا۔

(ترجمان القرآن مارچ ۱۹۶۳ء)

یہ ربوہ ہے اس کی ادا اور ہے

یہ ربوہ ہے اس کی ادا اور ہے
فضا اور آب و ہوا اور ہے

جو تیرا خدا ہے وہی ہے مرا
مگر پھر بھی میرا خدا اور ہے

ترا مصطفےٰؐ ہے مرا مصطفےٰؐ
اگرچہ مرا مصطفےٰؐ اور ہے

بظاہر مرا تیرا قرآں ایک
حقیقت میں قرآں مرا اور ہے

ہے تو تیرا ارض و سما تو وہی
مگر میرا ارض و سما اور ہے

تقریر مکرم چوہدری عبداللطیف صاحب بی۔ اے مبلغ جرمنی برموقعہ جلسہ سالانہ ۱۹۶۲ء

مغربی جرمنی میں تبلیغِ اسلام
— اور —
اس کے نہایت خوشکن نتائج

جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ ۱۹۶۲ء کے موقعہ پر مورخہ ۲۶ دسمبر کے دوسرے اجلاس میں مکرم چوہدری عبداللطیف صاحب بی۔ اے انچارج احمدیہ مسلم مشن ہیمبرگ مغربی جرمنی نے مندرجہ بالا موضوع پر جو تقریر فرمائی اس کا مکمل متن افادۂ احباب کے لئے درج ذیل کیا جاتا ہے۔

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد عالی کے ماتحت میں وسط دسمبر ۱۹۴۵ء میں یورپ روانہ ہوا۔ سب سے پہلے لنڈن پہنچا۔ وہاں مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس اور دیگر مبلغین کے ساتھ قریباً ایک برس رہا۔ میرا یہ ایک سال کا قیام میرے لئے بڑا مفید ثابت ہوا۔ یورپین اقوام کے تہذیب و تمدن سے عادات و اطوار سے بخوبی واقفیت ہوگئی۔ لنڈن مشن کے تبلیغ کے طریق کار سے بھی واقف ہوگیا۔ یہاں سے پھر میں حضرت اقدس کے ارشاد عالی کے ماتحت سوئٹزرلینڈ چلا گیا وہاں بھی ایک سال کا عرصہ تبلیغی کاموں میں مصروف رہا۔ بعد ازاں حضور نے مجھے ہالینڈ بھجوایا یہاں بھی ایک سال کا عرصہ گزارا۔ اس کے بعد مجھے جرمنی جانے کا ارشاد ہوا۔ اور اس مشن کی بنیاد اللہ تعالیٰ نے میرے ہاتھوں رکھی گو تیس برس قبل جرمنی میں ہمارا مبلغ کچھ عرصہ رہا تھا لیکن بعض حالات کی وجہ سے یہ مشن جاری نہ رہ سکا۔

جرمن قوم کی خصوصیات

میں جب یہاں آیا تو مجھے اس ملک کی زبان بالکل نہ آتی تھی۔ کچھ عرصہ زبان سیکھنے میں لگا۔ اس دوران میں انگریزی سے ہی کام چلاتا رہا۔ جرمن قوم بڑی بہادر اور نڈر قوم ہے۔ صاف گو اور مشقت پسند ہے۔ عالمگیر جنگ میں جس قدر تباہی اس ملک میں آئی غالباً دنیا کے کسی ملک میں نہ آئی ہوگی۔ اکثر شہر زیروزبر ہو چکے تھے ملک کا اقتصادی نظام بالکل تباہ ہو چکا تھا۔ سارے ملک میں ایک قسم کا ہراس تھا۔ یہ وہ قوم تھی جس کی ہیبت سے چند سال قبل دنیا کی بڑی بڑی حکومتیں لرزہ براندام تھیں۔ آج یہی قوم سرنگوں تھی جنگ ہار چکی تھی۔ قتل و غارت سے ہر نفس بیزار تھا۔ ہر جرمن ہولناک تباہی کے منظر اپنی آنکھوں سے دیکھ چکا تھا۔ مگر یہ جفاکش قوم اپنی شکست کے بعد ہاتھ پر ہاتھ دھر کر بیٹھ نہیں گئی۔ دنیا کے اکثر ملکوں کو تاوانِ جنگ بھی ادا کیا۔ اپنا لٹا ہوا ملک۔ اجڑے ہوئے شہر، ویران ہسپتال جنگ کے زخم خوردہ، خاندانوں کو دوبارہ آباد کرنا تھا اور یہ کوئی معمولی کام نہ تھا۔ ہیمبرگ جس شہر میں میرا ہیڈکوارٹر قائم ہوا اس کا کثیر حصہ تباہ ہو چکا تھا۔ سینکڑوں فلک بوس عمارات پیوند زمین تھیں۔ لیکن جرمن قوم دوبارہ عزم کے ساتھ کھڑی ہوئی۔ اپنے ملک کی تعمیر پھر سے شروع کی۔ اور چند سال میں دیکھتے دیکھتے نئے شہر۔ نئے ہسپتال۔ نئی شاہراہیں۔ نئی فیکٹریاں اور کارخانے۔ نئے رسل و رسائل کے انتظامات۔ غرض ہر چیز نئی کھڑی کر دی۔ آج اگر آپ جرمنی جائیں۔ تو آپ کو شاذ ہی جنگِ عظیم کی تباہی کے آثار نظر آئیں گے۔ وہی قوم اب نئے ولولہ کے ساتھ کام کر رہی ہے۔ اور وہ آج دنیا کی متمدن ترین اور متمول ترین اقوام میں شمار ہوتی ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ جرمن اپنے تعمیری قوم میں اتنی مصروف بھی اور ہے۔ کہ یہ قوم مذہب کی طرف توجہ دینے کے لئے اپنے پاس وقت نہیں رکھتی۔ اور مذہب کے لئے جدوجہد ان حالات میں بہت مشکل تھی۔

نہایت مخلص نو مسلم جرمن احباب کا تذکرہ

اللہ تعالیٰ نے میری مدد فرمائی۔ آہستہ آہستہ جرمن مسلمان ہونے شروع ہوگئے۔ اور آج میں یہ کہتے ہوئے اللہ تعالیٰ کا بے پایاں شکر ادا کرتا ہوں کہ اس وقت کئی شہروں میں ہمارے جرمن نو مسلم دوست موجود ہیں جو ہر طبقہ کے لوگوں میں سے ہیں۔ علمی طبقہ کے لوگ بھی ہیں۔ کاروباری لوگ بھی ہیں اور پیشہ ور احباب بھی ہماری جماعت میں شامل ہیں۔

ربوہ کے احباب ان جرمن احمدیوں سے ضرور شناسا ہیں جو سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی زیارت کے لئے پاکستان تشریف لائے۔ ان میں سے ایک نہایت عالم اور فاضل ڈاکٹر ٹلماک ہیں اور یہاں قریباً ایک ماہ رہ کر گئے ہیں۔ انہوں نے اسلام اور احمدیت کے بارہ میں متعدد کتب اور رسائل بھی لکھے ہیں جو جرمنوں میں نہایت قدر کی نگاہ سے دیکھے گئے۔

اس کے بعد ہمارے ایک کاروباری دوست مسٹر عبدالکریم ڈینکرک پاکستان تشریف لائے ان کا اخلاص اور ان کی غیرت میں سمجھتا ہوں کہ کسی بھی مخلص پاکستانی احمدی سے کم نہیں مسجد ہیمبرگ کی تعمیر میں جتنا انہوں نے کام کیا وہ سارے کا سارا قابلِ رشک تھا۔ اس وقت جبکہ ہمیں وہاں پر زمین ملنے میں دقتیں تھیں۔ انہوں نے بھرپور کوشش کی اور مہینوں اپنے کاروبار کو نقصان پہنچا کر بھی خدا کے کام کو مقدم کیا۔ آخر اللہ تعالیٰ نے ان کی کوششوں میں برکت ڈالی۔ اور ہمیں نہایت باموقعہ زمین مل گئی۔ اور آج ہماری مسجد اسی زمین پر تعمیر شدہ موجود ہے۔ یہ صاحب سلسلہ کے فدائی اور اسلام کے شیدائی ہیں۔ ہر تحریک میں حصہ لیتے ہیں۔ فرینکفورٹ مسجد کی تعمیر کے سلسلہ میں اب بھی انہوں نے قابلِ قدر خدمات سرانجام دی ہیں۔

ایک جرمن نو مسلم کی تقریر

اس کے علاوہ ہمارے مسٹر ناصر ٹکلاکی ہیں یہ بھی پاکستان آئے اور انہوں نے ربوہ قادیان کے علاوہ پاکستان اور ہندوستان کے متعدد مقامات پر اسلام اور احمدیت کے بارہ میں تقاریر کیں ان کی ایک تقریر کے چند اقتباسات احباب کی خدمت میں پیش کرتا ہوں۔

انہوں نے اپنی ایک تقریر میں فرمایا۔

مسلمانوں میں سے صرف احمدیہ جماعت ہی ایک ایسی جماعت ہے جو اسلام کو تمام دنیا میں پھیلا رہی ہے۔ میرے اپنے ملک ہیمبرگ میں تقریباً چار ہزار مسلمان ہیں لیکن وہ حقیقی مسلمان نہیں ہیں وہ اسلام کی تعلیم پر عمل نہیں کرتے۔ بلکہ عیاشانہ زندگی بسر کرتے ہیں۔ آپ ان کو سینما ہال تھیٹرز۔ ناچ گانے کے ہال اور شراب خانوں میں دیکھ سکتے ہیں۔ اکثر وہ لڑکیوں کو چھپائے پھرتے ہیں۔ وہ مسجدوں میں نماز کے لئے نہیں جاتے۔ جب جرمن اور یورپین ایسے مسلمانوں کو دیکھتے ہیں تو وہ اسلام سے نفرت کرنے لگ جاتے ہیں لیکن جب احمدیہ مشن نے جرمنی میں کام کرنا شروع کیا تو جرمن لوگوں کو اسلام کے سمجھنے اور اس کی تعلیم حاصل کرنے کا بہت شوق ہوگیا۔ کیونکہ وہ عیسائیت سے ناامید ہو گئے تھے۔ اسلام کے لئے وہاں پر بڑا امید افزا مقام ہے۔ اور میں امید کرتا ہوں کہ احمدیہ موومنٹ کے ذریعہ مستقبل قریب میں اسلام وہاں جلد پھیل جائے گا۔

پیارے بھائیو اور دوستو! پہلے میں ایک سپاہی تھا۔ لیکن اب مجھے ان لوگوں سے نفرت ہے جو لڑنا پسند کرتے ہیں۔ اب میں صلح اور سچائی کا سپاہی ہوں۔ اب میں حتی الامکان کوشش کروں گا کہ اسلام اور احمدیت کے جھنڈے تلے تمام دنیا میں صلح و آشتی کو پھیلاؤں۔ میرے پاس کوئی بم۔ راکٹ اور دوسرے جنگی ہتھیار

نہیں ہیں لیکن میرے پاس ان سب چیزوں سے بھی زیادہ طاقتور چیز یعنی قرآن کریم ہے جس کے مقابلہ میں یہ اشیاء کچھ بھی حیثیت نہیں رکھتیں۔

بالآخر میں اپنے احمدی بھائیوں سے کہتا ہوں کہ وہ مایوسی کو کبھی اپنے پاس نہ آنے دیں اور مخالفین کی مخالفت کی پرواہ نہ کریں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے نقش قدم پر چلو اور احمدیت کا جھنڈا لے کر دنیا میں پھیلتے جاؤ۔ دنیا میں کوئی طاقت نہیں جو تمہیں شکست دے سکے۔ خدا تعالےٰ تمہارے ساتھ ہو۔ آمین

مساجد کی تعمیر

یہ اللہ تعالےٰ کا فضل اور احسان تھا کہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے اس مشن کا بہت ہی خیال رکھا اور یہ حضور کی ذرہ نوازی تھی کہ حضور کی نصائح میرے لئے ہر مشکل وقت میں مشعل راہ ثابت ہوتیں آخر حضور نے فیصلہ فرمایا کہ جرمنی میں مسجد کی تعمیر کا پروگرام بنایا جائے۔ یہ داستان طویل ہے کہ ہمیں زمین کن مشکلات کے بعد ملی بہر حال مل گئی اور خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے ہمبرگ کے بارونق علاقے میں آج ہماری مسجد موجود ہے اور اس مسجد پر جماعت نے جس فراخی کے ساتھ قربانی کر کے روپیہ خرچ کیا وہ سلسلہ احمدیہ کے برحق ہونے کی ایک قوی دلیل ہے اور اس پر قریباً سوا لاکھ روپیہ خرچ آیا۔ اس مسجد کا افتتاح جناب چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے ۲۲؍جون ۱۹۵۷ء کو فرمایا اور سیدنا حضرت امیر المومنین کا ایک خاص پیغام جو حضور نے جرمن قوم کے نام بھجوایا تھا وہ حضور کے صاحبزادے مکرم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر لے کر گئے اور وہاں پڑھ کر سنایا۔

جرمنی وہ پہلا ملک ہے جہاں پر حضور نے اس مسجد کی تعمیر کے معاً بعد دوسری مسجد کی تعمیر کا بھی ارشاد فرمایا اور اسی سے آپ اس مشن کی اہمیت کا اندازہ لگا سکتے ہیں۔ حضور کے ارشاد پر فوری عمل شروع ہوا اور جرمنی کے مشہور صنعتی شہر فرانکفورٹ میں زمین کی تلاش شروع کی۔ ان ممالک میں زمین کی تلاش کچھ آسان کام نہیں۔ بڑی تگ و دو کی ضرورت ہوتی ہے اگر روپیہ وافر ہو تو جہاں چاہو زمین لے لو لیکن اپنے سلسلے کے وسائل اور اپنی غریب جماعت کے ذرائع کا بھی تو خیال رکھنا پڑتا ہے۔ پس دعاؤں اور کوششوں کے ذریعے اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل و کرم سے فرانکفورٹ میں قطعہ زمین دلوا دیا اور جلد ہی اس پر بھی تعمیر شروع ہو گئی۔ اور آج ایک نہایت خوبصورت مسجد یہاں بھی تعمیر ہو چکی ہے اور تبلیغ اسلام کا کام اپنی پوری کوشش کے ساتھ جاری ہے۔ اس پر قریباً ایک لاکھ چالیس ہزار روپیہ خرچ آیا۔ اس مسجد کا افتتاح ۱۲؍ستمبر ۱۹۵۹ء کو عمل میں آیا اور وہاں اب بفضلہ تعالےٰ باقاعدہ مشن قائم ہے اور جرمن حلقہ بگوش احمدیت ہو رہے ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا — اظہار خوشنودی —

سیدنا حضرت امیر المومنین جب سفر یورپ پر تشریف لے گئے تو جرمنی بھی تشریف لائے۔ ہمارے مشن کے کاموں کو دیکھ کر بہت مسرت کا اظہار فرمایا۔ اپنے قیام کے بعد جو مبارک کلمات آپ نے میری Guest Book میں رقم فرمائے ان کا ایک حصہ میں آپ کو سناتا ہوں۔

"جرمنی میں آپ کی کامیابی حیرت انگیز اور معجزانہ ہے۔ آپ نے جرمن قوم کا دل فتح کر لیا ہے۔ یہ خدا کا فضل ہے اور اس میں آپ کا اپنا کوئی دخل نہیں۔ بعض نومسلم تو اخلاص میں حیرت انگیز ہیں اور وہ پاک دل لوگ ہیں اللہ تعالےٰ آپ کو اور بھی بہت سے مسلمان عطا کرے اور جرمن لوگوں کے قلوب اسلام کیلئے کھول دے اور آپ کو نمایاں شان مسجد بنانے کی توفیق بھی عطا فرمائے جو جرمن قوم کے لئے مرکز کے طور پر کام دے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیوں کے مطابق یورپ ضرور حلقہ بگوش اسلام ہوگا۔ اور چونکہ اس میں آپ کا بھی دخل ہوگا اسلئے اللہ تعالےٰ آپ پر اور آپ کے خاندان پر بھی برکات نازل فرمائے گا اور اللہ تعالےٰ جرمن مسلمانوں پر بھی فضل فرمائے اور وہ بڑھتے چلے جائیں۔ یہاں تک کہ جرمنی میں اکثریت انہی کی ہو جائے۔"

ان مساجد کی تعمیر سے مشن کی اہمیت میں نمایاں طور پر اضافہ ہوا اب یہ مساجد جرمنی میں اسلام کے مراکز کے طور پر سمجھی جاتی ہیں۔ ان کے افتتاح کی تقریبات ریڈیو اور ٹیلیویژن پر بھی دکھائی گئیں۔ اخبارات میں کثرت سے ان کا ذکر ہوا جس سے جماعت کا نام سارے جرمنی میں مشہور ہو گیا۔

صدر پاکستان کا استقبال

۳۱؍جنوری کو فیلڈ مارشل صدر محمد ایوب خان صاحب جرمنی تشریف لے گئے اور ہمبرگ بھی تشریف لائے۔ جس رنگ میں ہماری جماعت نے صدر پاکستان کا استقبال کیا وہ بے نظیر تھا۔ ہم نے مشرقی طرز پر آپ کے گلے میں پھولوں کے ہار ڈالے جس کا اخبارات میں خوب چرچا ہوا۔ ہم نے ان کی خدمت میں انگریزی ترجمہ قرآن بھی پیش کیا جس سے پاکستان کی بہت پبلسٹی ہوئی۔ اور پاکستان کی اس خدمت کا شرف بھی ہمیں حاصل ہوا۔ الحمدللہ۔ اسی طرح جب شاہ ایران ہمبرگ تشریف لے گئے تو انہیں مل کر اپنی تبلیغی مساعی سے آگاہ کیا۔ اور جرمن قرآن کریم بطور تحفہ پیش کیا۔

ہمارا ماہوار رسالہ

اس وقت ہم خدا تعالےٰ کے فضل سے ایک ماہوار رسالہ Der Islam بھی جرمن زبان میں شائع کر رہے ہیں۔ یہ علم دوست احباب میں تقسیم ہوتا ہے جس کا بڑا گہرا اثر ہے اس رسالہ میں اسلام کی تائید میں اور غیر مذاہب کے اعتراضات کے جواب میں اور ایسے مضامین جن سے اسلام کو تقویت پہنچے شائع ہوتے ہیں۔

حضرت نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ اس سال کے وسط میں جرمنی تشریف لائیں۔ ان کی تشریف آوری سے جرمن پریس میں اسلام کا خوب چرچا ہوا۔ عیسائیوں کا یہ اعتراض کہ اسلام عورت کو کوئی درجہ نہیں دیتا اس کی وسیع پیمانے پر تردید ہوئی۔ ہم نے اس بات پر خصوصیت سے زور دیا کہ زیورک میں زیر تعمیر مسجد کا حضرت بیگم صاحبہ کے ذریعے سنگِ بنیاد اس بات کی دلیل ہے کہ اسلام میں عورت کی حیثیت بہت بلند ہے۔ ایک اخبار نے اس انٹرویو کا ذکر کرتے ہوئے متعدد آیات قرآنی اور احادیث کو نقل کیا اور اس پر خاص طور پر زور دیا کہ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے نزدیک جنت ماں کے قدموں کے نیچے ہے۔

نورنبرگ جو جرمنی کا ایک مشہور شہر ہے وہاں بھی ہمارا مشن باقاعدگی سے کام کر رہا ہے۔ ہمارے ایک مخلص دوست مسٹر عمر معفر جو کہ جرمن ہیں بطور مبلغ انچارج وہاں کام کر رہے ہیں وہ ہمارے باقاعدہ مبلغ ہیں اور وہاں کی جماعت کی تربیت، تبلیغ اور دیگر کاموں کی نگرانی کرتے ہیں۔

تبصرہ

روحانی خزائن جلد ۱۱

پبلشر الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ ربوہ

جیسا کہ احباب کو علم ہے الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ ربوہ روحانی خزائن کے نام سے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مقدس تصنیفات کو اہتمام کے ساتھ شائع کر رہی ہے۔ چنانچہ حال ہی میں روحانی خزائن کی گیارھویں جلد شائع ہوئی ہے جو کہ حضور علیہ السلام کی تصنیف لطیف انجام آتھم معہ ضمیمہ پر مشتمل ہے اس کے شروع میں بیس صفحات کے پیش لفظ میں آتھم کے متعلق حضور علیہ السلام کی پیشگوئی کے پورا ہونے کی ایمان افروز تفصیلات کو شرح و بسط کے ساتھ واضح کر دیا گیا ہے ــــ کتاب کا ایک مفصل انڈیکس بھی ساتھ شامل ہے۔ موجودہ مادی دور میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصانیف روحانی علوم و معارف کا ایک گراں بہا خزانہ ہے۔ احباب جماعت کو کثرت کے ساتھ اس جلد کو خریدنا پڑھنا اور تقسیم کرنا چاہیئے۔

عقائد جماعتِ احمدیہ پر مکتہ چینیوں کا جواب

از محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس

۳۵۰ صفحات کی یہ کتاب اس بیان پر مشتمل ہے جو ۱۹۳۲ء میں بہاولپور کے ایک مقدمہ میں علمائے دیوبند کے بیانات کی تردید میں محترم مولانا شمس صاحب نے دیا تھا اس بیان میں جو غیر معمولی طور پر بہت ہی مؤثر اور مقبول ہوا تھا جماعتِ احمدیہ کے عقائد پر مخالفین کے قریباً تمام اہم اعتراضات کے نہایت مبسوط اور مسکت جواب دئے گئے ہیں۔ موجودہ حالات میں جبکہ مخالفین پھر ان اعتراضات کو مختلف پیرایوں میں دہرا رہے ہیں اس کتاب کا مطالعہ اور اس کی وسیع اشاعت نہایت ضروری ہے جماعتوں کو اجتماعی طور پر بھی اس کتاب کی وسیع اشاعت کا خاص اہتمام کرنا چاہیئے۔

درخواستِ دعا

محترم چوہدری منظور حسین صاحب کاہلوں آف بہبور چک ۱۱۷ سابق امیر جماعت احمدیہ سانگلہ ہل ضلع شیخوپورہ حال حیدر آباد (سندھ) عرصہ چار ماہ سے بعارضہ ہچکی و بخار بیمار چلے آتے ہیں۔ باوجود کافی علاج کے آرام نہیں آیا بزرگان سلسلہ درویشان دار المسیح اور دیگر احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ چوہدری صاحب موصوف کو صحت کاملہ و شفائے عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

(خاکسار تاج الدین لائلپوری (ناظم دار القضاء) ربوہ)

تقریب شادی

مورخہ ۲۳؍مارچ کو بمقام جھنگ صدر مکرم احمد منصور صاحب ابن جناب میاں ناصر علی صاحب سپرنٹنڈنٹ ڈی۔سی آفس جھنگ صدر کی شادی کی تقریب عمل میں آئی اس تقریب میں احباب جماعت کے علاوہ جناب ڈپٹی کمشنر صاحب ضلع جھنگ اور دیگر معززاعلےٰ حکام و روساء شہر شامل ہوئے ۲۳؍مارچ کو دعوتِ ولیمہ عمل میں آئی۔

مکرم احمد منصور صاحب کا نکاح مورخہ ۲۱؍مارچ کو مکرم جناب مرزا عبدالحق صاحب ایڈووکیٹ سرگودھا امیر جماعت ہائے احمدیہ سابق صوبہ پنجاب نے محترمہ فوزیہ صاحبہ بنت جناب میاں غلام شبیر صاحب آف جھنگ کے ساتھ بعوض پانچ ہزار روپیہ مہر پڑھا تھا۔

بزرگان سلسلہ و احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین۔

قصاص کے متعلق اسلامی تعلیم

(از مکرم قریشی عبدالرشید صاحب بی اے ایل ایل بی ربوہ)

مغربی پاکستان کی اسمبلی میں آجکل حکومت کی طرف سے پیش کردہ ایک بل موسومہ مغربی پاکستان کریمنل لاء امینڈمنٹ بل زیر بحث ہے اس میں دیگر مختلف ترمیمات کے علاوہ ایک ترمیم یہ رکھی گئی ہے کہ قتل کا جرم بھی بشرطیکہ کمشنر ڈویژن اتفاق کرے مقتول کے ورثاء کی اجازت سے قابل راضی نامہ جرم قرار دیا جائیگا۔

اخبارات میں اسمبلی میں بعض ممبران کی طرف سے اس خدشہ کا اظہار کیا گیا ہے کہ قتل کے جرم کو قابل راضی نامہ بنانا ملک میں ایک لمبے عرصے سے رائج الوقت تعزیری قانون کے خلاف ہے اور اس سے جرائم کے ارتکاب میں اضافہ کا احتمال ہے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس موقعہ پر اس بارے میں اسلامی تعلیم کا جائزہ لیا جائے

بنیادی طور پر اسلام کسی انسان کی جان کی حفاظت کو سب سے زیادہ اہمیت دیتا ہے۔ شارع اسلام آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقعہ پر جو تاریخی خطبہ دیا۔ اس میں فرمایا: "تمہاری جانوں اور تمہارے مالوں اور تمہاری آبروؤں کو خدا تعالےٰ نے ایکدوسرے کے حملہ سے قیامت تک کے لئے محفوظ کر دیا ہے.... جس طرح یہ مہینہ مقدس ہے۔ جس طرح یہ علاقہ مقدس ہے۔ جس طرح یہ دن مقدس ہے اسی طرح اللہ تعالےٰ نے ہر انسان کی جان اس کے مال اور اس کی آبرو کو مقدس قرار دیا ہے اور کسی کی جان اور کسی کے مال پر حملہ کرنا ایسا ہی ناجائز ہے جیسے کہ اس مہینے اس علاقہ اور اس دن کی ہتک کرنا"

قرآن کریم کے احکام اس بارے میں بڑے واضح ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے ولا تقتلوا النفس التی حرم اللہ الا بالحق یعنی کسی نفس کو بھی بلا حق قتل کرنا تمہارے لئے منع ہے نفس میں قتل عمد بھی شامل ہے اسی طرح نفس کا لفظ استعمال کر کے مسلمان اور غیر مسلمان کے امتیاز کو دور کر دیا ہے الا بالحق سے مراد یہ ہے کہ جہاں انسان کا تقاضہ ہو وہاں قتل کرنے کی اجازت ہے اور بالحق سے یہ بھی مراد ہے کہ جب حکومت وقت کی طرف سے مقرر کردہ اتھارٹی جائز طور پر کسی کو قتل کرنے کی سزا دینے کا فیصلہ کرے تب اسے قتل کرنا جائز ہوگا۔

اصولی طور پر اسلام کے احکام کا جائزہ لینے کے بعد قتل کے جرم کی سزا کے بارے میں ہمیں اسلام کی یہ تعلیم ملتی ہے یاایہا الذین اٰمنوا کتب علیکم القصاص فی القتلیٰ۔ یعنی اے مومنین تم پر مقتولوں کے بارے میں برابر کا بدلہ لینا فرض کیا گیا ہے اور پھر فرمایا ولکم فی القصاص حیوٰۃ یااولی الالباب۔ اے عقلمندو تمہارے لئے اس بدلہ لینے میں زندگی کا سامان ہے کسی سوسائٹی کا نظام کسی صورت میں اس وقت تک صحیح طور پر نہیں چل سکتا جب تک اسمیں سوسائٹی کا نظام توڑنے والوں کیلئے deterrent کی سزا یعنی ایسی سزا جو دوسروں کے لئے عبرت کا باعث ہو نہ رکھی جائے یہ مسئلہ کہ قاتل کو کیا سزا دی جائے یورپ اور امریکہ میں بہت متنازعہ فیہ رہا ہے وہاں ایک مکتب فکر اس خیال کا حامی ہے کہ موت کی سزا کلیتہً ختم کر دی جانی چاہیئے۔ دوسرا فریق موت کی سزا کا قائل ہے۔ چنانچہ انگلستان میں پانچ سال کے لئے تجربتہً موت کی سزا منسوخ کی گئی مگر آخر تجربہ کے بعد اسے دوبارہ بحال کرنا پڑا قرآن کریم نے ولکم فی القصاص حیوٰۃ کہہ کر راہنمائی کر دی ہے کہ سوسائٹی کے لئے موت کی سزا ناگزیر ہے۔

سزا کے متعلق قرآن کریم کی تعلیم اصولی طور پر یہ ہے کہ

"وجزٰؤا سیئۃ سیئۃ مثلہا فمن عفا واصلح فاجرہ علی اللہ"

یعنی بدی کا بدلہ اتنی ہی بدی ہوتی ہے اور جو معاف کرے اور اصلاح کو مدنظر رکھے تو اس کو بدلہ دینا اللہ تعالےٰ کے ذمے ہوتا ہے چنانچہ قتل کے جرم کے بارے میں جہاں یہ فرمایا کہ مقتولوں کے بارے میں برابر کا بدلہ لینا فرض کیا گیا ہے وہاں یہ بھی تلقین فرمائی کہ فمن عفی لہ من اخیہ شیءٌ فاتباعٌ بالمعروف واداءٌ الیہ باحسان۔ ذالک تخفیفٌ من ربکم ورحمۃ۔ یعنی جس کو اس کے بھائی کی طرف سے کچھ معاف کر دیا جائے تو مقتول کے وارث بقیہ تاوان مناسب طور پر وصول کر سکتے ہیں۔ اور قاتل جس کی صلح کے نتیجہ میں جان بخشی ہوتی ہے۔ احسان مندی کے ساتھ تاوان ادا کرنے کا ذمہ دار ہے یہ تمہارے رب کی طرف سے تخفیف اور رحمت ہے

پس اس اصول کے مطابق اسلام نے قتل کے جرم کو قابل راضی نامہ بھی تسلیم کیا ہے کیونکہ جہاں اسلام کی تعلیم یہ ہے کہ موت کی سزا میں ہی حیات ہے اور عام قانون جان کے بدلہ میں جان ہی کا ہے وہاں وارثان مقتول کو بھی ہدایت فرمائی ہے کہ ولا یسرف فی القتل۔ یعنی ہمیشہ قتل کے بدلے قتل پر ہی بضد نہیں ہونا چاہیئے۔ بلکہ اگر اصلاح کی صورت پیدا ہو سکے تو معاف کر دینے میں بھی بھلائی کا پہلو ہے۔ اس حکم سے اسلام نے بعض حالات میں ملک کے امن کی بنیاد ہموار کرنے کے ذرائع کی طرف راہنمائی فرمائی ہے

یہ بات بھی مدنظر رہنی چاہیئے کہ قتل کی سزا دینے کا اختیار صرف حکومت کو دیا گیا ہے جیسا کہ فرمایا کتب علیکم القصاص فی القتلیٰ اس علیکم جمع کا صیغہ استعمال کر کے حکومت کے اختیار کو واضح کیا ہے۔ اور قتل کے جرم کے بدلہ لینے کے مطالبہ کو سوسائٹی کا فرض قرار دیا گیا ہے۔ لیکن اس کے برعکس معاف کرنے کا اختیار وارثان مقتول کو دیا گیا ہے۔ جیسا کہ فرمایا ومن قتل مظلوماً فقد جعلنا لولیہ سلطاناً۔ یعنی جو شخص مظلوم مارا جائے۔ ہم نے اس کے وارث کو اپنی مرضی کے مطابق بدلہ لینے کے لئے اقتدار سے مدد لینے کا حق دیا ہے

البتہ یہ بات ذہن نشین رہنی چاہیئے کہ ضروری نہیں کہ حکومت وارثان کو معاف کر دینے کی پیشکش کو ضرور قبول کر لے اگر حکومت سمجھے کہ وارثان شرارت سے معافی دے رہے ہیں تو اس صورت میں چونکہ ولی اپنی ولایت کا حق صحیح طور پر ادا نہیں کر رہا ہوگا اسلئے حکومت کو اختیار ہوگا کہ وہ ولایت کے حقوق خود سنبھال لے اور قتل کی سزا کو جاری کر دے کیونکہ معافی کی اجازت اصلاح کی شرط کے ساتھ مشروط ہے یہ علی الاطلاق اور بلا قید نہیں اور یہ دیکھنا کہ معافی اور راضی نامہ میں فرد اور معاشرہ کی اصلاح اور بھلائی ہے یا نہیں۔ حکومت کے فرائض میں سے ہے۔

چنانچہ حضرت علیؓ کے عمل سے اس کی تائید ہوتی ہے۔ آپ کے زمانہ میں ایک شخص نے دوسرے کو پیٹا۔ حضرت علیؓ نے مضروب سے کہا کہ تم اس کو مارو۔ مگر مضروب نے کہا کہ میں اسکو معاف کرتا ہوں۔ چونکہ مارنے والا ایک بیباک شخص تھا حضرت علیؓ نے سمجھا کہ یہ معافی ڈر کی وجہ سے ہے اس پر آپ نے فرمایا کہ تم نے اپنا ذاتی حق معاف کر دیا ہے مگر اب میں قومی حق استعمال کرتا ہوں چنانچہ آپ نے اسے سزا دی۔

پس اسلام نے قتل کے جرم میں راضی نامہ کو ناجائز قرار دیا ہے۔ اور ہمیں اپنے ملکی قوانین میں اس کی گنجائش رکھ کر اس کا تجربہ ضرور کرنا چاہیے اور دیکھنا چاہیئے کہ اس گنجائش سے غرض اصلاح کس حد تک حاصل ہوتی ہے۔

تعمیر مسجد دار الرحمت وسطی

خدا تعالےٰ کے خاص فضل وکرم سے مسجد کی چھت پڑ چکی ہے اور وہاں نماز شروع ہو چکی ہے۔ مگر ابھی کافی کام باقی ہے۔ مثلاً دروازے کھڑکیاں فرش۔ منارے نیز لائبریری وخادم مسجد کا کمرہ وغیرہ لہذا میں محلہ کے بھائیوں اور بہنوں کی خدمت میں درخواست کرتا ہوں کہ اپنے وعدے پورے فرمائیں اور جنہوں نے ابھی تک وعدہ نہیں کیا وہ بھی اس خانہ خدا کی تعمیر میں حصہ لے کر عنداللہ ماجور ہوں۔

موسم گرما شروع ہو چکا ہے بعض مخیر احباب نے بجلی کے پنکھے لگوانے کے وعدے کئے ہوئے ہیں اپنے وعدے ایفا فرما کر مستحق ثواب ہوں۔

(محمد شفیع صدر محلہ دار الرحمت وسطی)

اعلان نکاح

عزیزم رشید احمد یوسفی بی ایس سی ایم بی بی ایس اسسٹنٹ سرجن ریلوے ہسپتال ملتان (ابن چوہدری عنایت الٰہی صاحب پوسٹماسٹر پنشنر حال ملتان کینٹ) کا نکاح عزیزی رفیقہ بیگم بنت عزیز اسد اللہ خان صاحب راولپنڈی کے ساتھ پانچ ہزار روپیہ حق مہر پر مورخہ ۱۰/۴/۶۲ کو مولوی دین محمد صاحب ایم اے مربی سلسلہ احمدیہ نے مسجد احمدیہ راولپنڈی میں پڑھا۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اس رشتہ کو دینی و دنیاوی لحاظ سے بابرکت فرمائے

(عبد الواحد نائب ناظر بیت المال)

درخواست دعا

خاکسار تقریباً ایک ماہ سے بہت سخت بیمار چلا آرہا ہے اور ابھی تک کوئی افاقہ نہیں صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور درویشان قادیان سے درخواست ہے کہ خاکسار کی صحت کامل وعاجل کے لئے نیز دینی و دنیوی ترقیات کے لئے دعا فرمائیں۔

(سلمان احمد خان ربوہ)

وصولی چندہ وقف جدید بابت سال ۱۹۶۳ء

۳۱ مارچ تک جن احباب نے چندے ادا فرمائے ہیں ان کے اسماء شکریہ کے ساتھ درج کئے جاتے ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی قربانیوں کو قبول فرمادے اور زیادہ سے زیادہ خدمت دین کا موقع عطا کرے۔ آمین (ناظم مال وقف جدید)

نام	رقم
مولوی فضل الٰہی صاحب انوری دارالبرکات	۸-۰۰
امۃ الرشید صاحبہ اہلیہ چوہدری علی احمد مرحوم	۶-۰۰
رانا خورشید احمد صاحب 〃	۱۲-۰۰
نصیرہ فاطمہ صاحبہ اہلیہ مولوی ظہور حسین صاحب 〃	۶-۰۰
سید سردار حسین شاہ صاحب 〃	۶-۰۰
چوہدری غلام حیدر صاحب 〃	۶-۰۰
شیخ نورالحق صاحب مع اہل و عیال 〃	۱۹-۰۰
ماسٹر بشارت احمد صاحب ٹیچر 〃	۶-۰۰
بابو محمد بخش صاحب مع اہلیہ صاحبہ دارالنصر	۱۲-۶۸
اہلیہ صاحبہ پروفیسر حبیب اللہ صاحب 〃	۶-۲۵
چوہدری برکت علی صاحب 〃	۶-۵۰
مستری ناصر احمد صاحب 〃	۶-۰۰
رائے شمشیر خاں صاحب 〃	۶-۰۰
مستری چراغ الدین صاحب 〃	۶-۰۰
ملک گل محمد صاحب پنشنر 〃	۶-۰۰
ٹھیکیدار اللہ بخش صاحب 〃	۶-۰۰
ملکہ خانم صاحبہ اہلیہ عبدالمجید صاحب 〃	۶-۰۰
اہلیہ صاحبہ قاری محمد یٰسین مرحوم 〃	۶-۰۰
محمد اعظم صاحب باب الابواب	۱۲-۰۰
چوہدری علی اکبر صاحب 〃	۶-۲۵
محمد اکرم صاحب 〃	۸-۰۰
سید عبدالسلام صاحب	
فاطمہ بیگم صاحبہ اہلیہ سید عبدالسلام دارالیمن	۸-۶۲
مستری محمد ابراہیم صاحب گجراتی 〃	۶-۵۰
ماسٹر مولا داد صاحب 〃	۶-۳۱
محمد انور صاحب زاہد 〃	۱۲-۰۰
ٹھیکیدار نعمت اللہ صاحب 〃	۶-۰۰
منیرہ بی بی صاحبہ اہلیہ قریشی عبدالغنی صاحب	۶-۰۰
سردار بیگم صاحبہ سپرنٹنڈنٹ جامعہ نصرت	۶-۱۳
مس صفیہ یاسمین صاحبہ 〃	۶-۰۰
مس بشریٰ شاہدہ صاحبہ کے جی سکول	۶-۱۲
امۃ الرشید صاحبہ شوکت 〃	۶-۷۵
مسز مسعود احمد 〃	۶-۰۰
مس امۃ الرشید عطا محمد 〃	۶-۵۰
اُستانی سلیمہ بیگم صاحبہ نصرت گرلز کالج	۶-۵۰
عبدالعزیز صاحب راجوری (چندہ اول تا سال ششم)	۳۶-۰۰
عبدالرزاق صاحب جامعہ احمدیہ ہوسٹل ولد اللہ بخش صاحب	۶-۲۵
ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب بنگالی ٹی آئی ہائی سکول	۸-۰۰
چوہدری محمود احمد صاحب ہیڈ ڈائیر ٹی۔آئی۔کالج	۱۰-۰۰
محمد اشفاق صاحب	۶-۰۰
قادر بخش صاحب فضل عمر ہسپتال ربوہ	۶-۷۵

نام	رقم
اہلیہ صاحبہ و بچگان	۶-۷۵
حافظ ڈاکٹر مسعود احمد صاحب سرگودھا	۲۳-۰۰
شیخ محمد اقبال صاحب پراچہ 〃	۱۰-۰۰
شیخ فضل الرحمٰن صاحب 〃	۲۳۵-۰۰
شیخ عبدالرحمٰن صاحب آڑھتی 〃	۱۳۵-۰۰
چوہدری محبوب احمد صاحب 〃	۱۰-۰۰
〃 شریف احمد صاحب 〃	۲۰-۰۰
مکرم محمد اسمٰعیل صاحب قادیانی 〃	۵۰-۰۰
مکرم عبدالقادر صاحب ۶ سول لائن 〃	۱۴-۵۰
〃 محمد عالم صاحب قادیانی 〃	۶-۵۰
محمد شریف خاں صاحب سامانوی 〃	۶-۰۰
مولوی محمد یار صاحب عارف 〃	۶-۵۰
چوہدری بشیر احمد صاحب آڑھتی 〃	۷-۰۰
قریشی احمد حسن صاحب ۹ سول لائن 〃	۶-۵۰
ڈاکٹر محمد محسن صاحب ہاشمی 〃	۷-۲۵
محترمہ منصورہ حق صاحبہ 〃	۱۳-۰۰
محترمہ فاطمہ خاتون صاحبہ سرگودھا	۹-۸۷
محترمہ صفیہ خاتون صاحبہ 〃	۹-۸۷
شیخ محمد عمر صاحب انور 〃	۷-۲۵
ملک عبدالشکور صاحب 〃	۶-۰۰
چوہدری عبدالمجید خاں صاحب 〃	۶-۰۰
لجنہ اماء اللہ 〃	۱۳-۷۵
امۃ الحفیظ صاحبہ اہلیہ بشیر احمد 〃	۱۲-۰۰
چوہدری نذیر احمد صاحب ساجد 〃	۷-۰۰
مولوی عبدالکریم خاں صاحب خوشاب	۶-۳۱
خدیجہ بی بی صاحبہ اہلیہ 〃	۶-۳۱
بچگان 〃	۶-۱۳
عبدالرشید خاں صاحب 〃	۱۰-۵۰
زرینہ اختر صاحبہ زوجہ 〃	۶-۲۵
بچگان 〃	۶-۲۵
رضیہ سلطانہ صاحبہ 〃	۱۰-۳۷
عبدالعزیز خاں صاحب 〃	۶-۱۳
حامدہ بیگم صاحبہ دختر 〃	۶-۱۳
امۃ النصیر صاحبہ دختر 〃	۶-۱۳
عبدالرحیم خاں صاحب 〃	۶-۰۰
بھاگ بھری صاحبہ اہلیہ 〃	۶-۰۰
بشریٰ بیگم صاحبہ دختر عبدالرحیم 〃	۶-۰۰
رانا اللہ دتا صاحب 〃	۷-۰۰
بابو بشارت احمد صاحب 〃	۶-۵۰
ایم محمد نذیر صاحب 〃 سیکرٹری مال	۶-۳۱
چوہدری مختار احمد صاحب معہ اہلیہ صاحبہ	۱۲-۵۰

ہفتہ تحریک جدید

دفتر ھذا کی طرف سے ۲۹ مارچ ۶۳ء سے ہفتہ تحریک جدید منانے کا اعلان کیا گیا تھا۔ امید ہے جملہ جماعتوں نے مقامی طور پر اس کا اہتمام کیا ہو گا لیکن معین اعداد و شمار کے ساتھ ابھی تک کوئی رپورٹ موصول نہیں ہوئی۔ مجالس خدام الاحمدیہ سے جو دفتر دوم کی کلیتہً ذمہ دار ہیں خاص طور پر درخواست ہے کہ وہ رپورٹ بھجوانے کی اہمیت کو کبھی بھی فراموش نہ کیا کریں۔ جس طرح کام کرنا ضروری ہے اسی طرح مرکز کو اپنی مساعی سے باخبر رکھنا بھی ضروری ہے۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

کارکنان مال کیلئے ضروری اعلان

صدر انجمن احمدیہ کا مالی سال ۳۰ اپریل کو ختم ہو رہا ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ سال رواں میں وصول شدہ چندوں کی تمام رقوم اس تاریخ تک خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں جمع ہو جائیں اس مقصد کے لئے تمام جماعتوں سے التماس ہے کہ مندرجہ ذیل ہدایات پر عمل کریں۔

ا۔ جو چندہ ۱۰ اپریل تک وصول ہو (اور شہری جماعتوں میں عموماً زیادہ تر وصولی اسی تاریخ تک ہو سکتی ہے) اور تمام رقم ۱۲ اپریل تک مرکز کو روانہ کر دی جائے۔ اس میں کسی حالت میں بھی توقف نہ ہو اور محض اس خیال سے کہ مزید رقم وصول کر کے بعد میں اکٹھی رقم بھیجدی جائے گی ۱۰ اپریل تک کی وصول شدہ رقم کو ہرگز نہ روکا جائے۔

ب۔ اسی طرح ۱۱ سے ۱۸ اپریل تک جو رقم وصول ہو وہ رقم ۲۰ اپریل تک مرکز کو روانہ کر دی جائے۔

ج۔ ۱۸ اپریل کے بعد جو رقوم وصول ہوں۔ وہ بھی حسب حالات جلد جلد مرکز کو روانہ کر دی جائیں اور ہر ممکن کوشش کی جائے کہ اس سال کی وصول شدہ کوئی رقم ۳۰ اپریل تک مرکز کو روانہ کرنے سے نہ رہ جائے۔

د۔ صدر صاحبان کو خیال رہے کہ صدر انجمن کے قواعد کے مطابق ہر مقامی امیر یا پریذیڈنٹ کا فرض "ہے" کہ اس بات کی نگرانی رکھیں کہ تمام جمع شدہ چندہ قواعد کے مطابق امین یا محاسب صاحب کے پاس جمع کیا جاتا ہے اور بلا توقف باقاعدگی کے ساتھ مرکز میں بھیج دیا جاتا ہے۔ (قاعدہ ۱۲۱)

ھ۔ براہ مہربانی ان آخری ایام میں چندوں کی وصولی کے لئے بھی انتہائی جدوجہد عمل میں لائیے تا نہ صرف سال رواں کا چندہ عام و حصہ آمد اور چندہ جلسہ سالانہ کا بجٹ پورا ہو جائے بلکہ سابقہ سالوں کے بقائے بھی زیادہ سے زیادہ بے باق ہو جائیں۔ اس سال ہم حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مقرر کردہ معیار (پچیس لاکھ روپیہ) کے جتنا زیادہ نزدیک پہنچ جائیں گے۔ آئندہ وصولی کو اس معیار تک بڑھانا اتنا ہی زیادہ آسان ہو جائے گا۔ اور سب خیر و برکت اسی میں ہے کہ حضور کے ارشادات کی من و عن اور جلد از جلد تعمیل ہو۔ (ناظر بیت المال صدر انجمن احمدیہ ربوہ ضلع جھنگ)

درخواست ہائے دُعا

۱۔ برادرم مرزا لطیف احمد صاحب و مرزا لئیق احمد صاحب راولپنڈی سے پشاور موٹر سائیکل پر جا رہے تھے کہ راستہ میں ایک ٹرک سے حادثہ پیش آگیا۔ جس کی وجہ سے ہر دو کے دائیں رانوں کی ہڈیاں ٹوٹ گئی ہیں۔ اور لیڈی ریڈنگ ہسپتال پشاور میں زیر علاج ہیں۔ احباب اُن کی کامل شفایابی کے لئے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔

(خاکسار: مرزا حمید احمد دفتر امور عامہ ربوہ)

۲۔ میری پھوپھی جان احمدی بی عرصہ ۹ سال سے اعصابی مرض سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔ ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائی جاوے

مشاہد احمد صدر / 353 پیپلز کالونی لائلپور

پاکستان اور بیرونی ممالک کی بعض اہم خبروں کا خلاصہ

• منگلا ۱۷ اپریل۔ صدر ایوب نے یہاں کہا کہ پاکستان اپنے دوست ممالک خصوصاً امریکہ کا شکر گزار ہے کہ انہوں نے منگلا کے کثیر المقاصد منصوبے کے لئے امداد دی ہے۔ جس کی تکمیل پر صوبہ کے عوام کی خوشحالی کا دارومدار ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس بارے میں مجھے کوئی شبہ نہیں ہے کہ دوست ملکوں کے ساتھ پاکستان کی دوستی اور گہری اور پائیدار ہو جائے گی۔ انہوں نے انجینئروں اور کاریگروں کی تعریف بھی کی اور کہا وہ اس منصوبے پر خود کو وقف کرنے کے جذبے سے کام کر رہے ہیں۔ صدر ایوب نے منگلا پراجیکٹ کے تعمیراتی کاموں کو پاکستان اور امریکہ کے درمیان گہرے افہام و تفہیم کا مظہر قرار دیا۔

صدر ایوب نے ساڑھے تین گھنٹے تک سخت گرمی میں مختلف تعمیراتی علاقوں کا معائنہ کیا جو ۳۶ مربع میل میں پھیلے ہوئے ہیں۔ صدر ایوب کو میرپور کے نئے شہر کا ماڈل دکھایا گیا اور بتایا گیا کہ اس شہر کی تعمیر کے پروگرام سے متاثر ہونے والوں کو ۲۷ کروڑ روپے معاوضہ ادا کیا جائے گا۔

• لاہور۔ صوبائی وزیر خزانہ اطلاعات شیخ مسعود صادق نے گدو بیراج کی سرکاری زمین کی فروخت کے متعلق صورت حال کا جائزہ لینے کے لئے جو سپیشل کمیٹی جمعرات کو قائم کی تھی اس میں سابق صوبہ سندھ کو مزید نمائندگی دے دی گئی ہے۔ اس کمیٹی میں مسٹر علی گوہر کھوڑو، میر محمد بخش تالپور مسٹر محمد حنیف صدیقی اور مسٹر ایس ایم ہیبل کو شامل کیا گیا ہے۔ اس کمیٹی کے ارکان کی تعداد اب بائیس ہو گئی ہے اور سابق سندھ کو پچاس فیصد نمائندگی دی گئی ہے۔ شیخ مسعود صادق اس کمیٹی کے چیئرمین ہیں۔

• مظفر گڑھ۔ ضلع میں آمد و رفت کے ذرائع کو بہتر بنانے اور رسل و رسائل کی سہولتوں میں اضافے کے لئے محکمہ تعمیرات عامہ نے تیسرے پانچ سالہ منصوبہ کے لئے ۱۰۱ میل لمبی ۵ انئی سڑکیں اور تین سڑکوں کی توسیع اور مرمت کی ایک جامع سکیم مرتب کی ہے یہ تجویز ڈسٹرکٹ کونسل کی وساطت سے عنقریب حکومت کو بغرض منظوری بھیجی جائے گی۔ اس پر متوقع اخراجات کا اندازہ ساڑھے تین کروڑ روپے لگایا گیا ہے۔ جس سے ضلع کے تمام دور افتادہ علاقے قصبے اور دیہات پختہ سڑکوں کے ذریعہ براہ راست صدر مقام سے مل جائیں گے۔

• قاہرہ ۱۶ اپریل۔ مشرق وسطیٰ خبر رساں ایجنسی کی اطلاع کے مطابق متحدہ عرب جمہوریہ کے صدر ناصر نے یمن کے صدر عبداللہ سلال کے نام ایک پیغام میں کہا ہے کہ عرب جمہوریہ یمن سے اپنی فوجیں بلا لینے سے پہلے یمن کے خلاف کسی قسم کی جارحیت کی روک تھام کے لئے ہر قسم کی کوشش کرے گا۔ صدر ناصر کا یہ پیغام بھی مصری فوجوں کے کمانڈر جنرل انوار القاضی نے ذاتی طور پر صدر سلال کو دیا۔ متحدہ عرب جمہوریہ نے گزشتہ روز اعلان کیا تھا کہ وہ یمن سے اپنی فوجیں واپس بلا لے گا۔ پیغام میں کہا گیا ہے کہ متحدہ عرب جمہوریہ ہمیشہ یمن کا ساتھ دے گا۔

• بغداد ۱۶ اپریل۔ بغداد ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ عراقی صدر مارشل عبدالسلام عارف نے متحدہ عرب جمہوریہ کے صدر ناصر کی طرف سے قاہرہ کا دورہ کرنے کی دعوت قبول کر لی ہے۔ نشریہ میں بتایا گیا ہے۔ کہ صدر ناصر نے یہ دعوت ٹیلیفون پر صدر عارف سے گفتگو کے دوران میں دی تھی جس میں صدر ناصر نے صدر عارف کو قاہرہ میں عرب اتحاد سے متعلق مذاکرات کی کامیابی کے بارہ میں اطلاع دی تھی۔

• کھٹمنڈو ۱۶ اپریل۔ نیپال میں جمہوریت کے بے جماعتی پنچایتی نظام کا افتتاح کیا جا رہا ہے۔ نیپال کے شاہ مہندر کی طرف سے نافذ کیا جانے والا یہ پنچایتی نظام پاکستان میں بنیادی جمہوریتوں کے نظام سے مشابہ ہے۔ دریں اثنا شاہ مہندر نے ہنگامی کنٹرول ایکٹ منسوخ کر دیا ہے۔ اور ایک نیا قانون نافذ کیا ہے جس کے تحت سیاسی جماعتوں کی تشکیل ممنوع قرار دی گئی ہے۔ نئے قانون کے تحت کوئی شخص سیاسی مقاصد کے تحت کوئی جماعت یا تنظیم قائم نہیں کر سکتا۔ نیپال میں سیاسی جماعتوں کی تشکیل پر ۱۹۶۰ء سے پابندی عائد ہے۔ جبکہ شاہ مہندر نے پارلیمان توڑنے کے بعد تمام اختیارات خود سنبھال لئے تھے۔

• منگلور ۱۶ اپریل۔ یہاں سے ۲۰ میل دور پدبیدری کے مقام پر ایک بس جس میں ۷۸ افراد سوار تھے ایک نہر میں گر پڑی جس سے ۴۰ مسافر مجروح ہوئے۔ یہ بس ادیپ سے منگلور جا رہی تھی کہ ایک پل کے جنگلے سے ٹکرا کر نہر میں گر پڑی۔

• لاہور ۱۶ اپریل۔ ایک سرکاری اطلاع کے مطابق حکومت مغربی پاکستان نے کراچی کی نو تعمیر شدہ بستیوں میں الاٹمنٹ آرڈر حاصل کرنے والے افراد کو متنبہ کیا ہے کہ اگر وہ سرکاری مطالبات واجبات قاعدے کے مطابق ترتیبی اقساط کو ادا نہیں کریں گے تو انہیں مالکانہ حقوق حاصل نہیں ہو سکیں گے۔ اور اس بات کا بھی امکان ہے کہ ایسے افراد کو کوارٹروں سے بے دخل کر دیا جائے سرکاری اعلان کے مطابق بہت سے افراد سرکاری واجبات ماہوار ادا نہیں کر رہے۔ ان لوگوں میں بنیادی جمہوریتوں کے بعض ارکان بھی شامل ہیں۔

• بنکاک ۱۶ اپریل۔ معلوم ہوا ہے کہ گزشتہ جمعہ کے روز امریکی فضائیہ کا ایک مال بردار طیارہ شمال مشرقی تھائی لینڈ میں گر کر تباہ ہو گیا۔ اور تین امریکی ہوا باز اور تھائی لینڈ کے ۲۰۰ چینی ہلاک ہوئے۔

• کراچی ۱۶ اپریل۔ روسی ٹریڈ یونین کی مرکزی کونسل نے پاکستان مزدور فیڈریشن کے لیڈروں کو ماسکو میں ہونے والی یوم مئی کی تقریبات میں شرکت کی دعوت دی ہے۔ پاکستان مزدور فیڈریشن نے دعوت قبول کر کے حکومت پاکستان سے درخواست کی ہے کہ فیڈریشن کے صدر خواجہ محمد حسین اور جنرل سیکرٹری مسٹر فضل الٰہی قربان کو روس جانے کی اجازت دے دی جائے۔

• کراچی ۱۶ اپریل۔ سرمایہ کاری کی ترقی کے ادارے کے چیئرمین سید امجد علی نے کل یہاں کہا کہ غیر ملکی نجی سرمایہ کاروں نے پاکستان کی صنعتی سرمایہ کاری کے نظر ثانی شدہ شیڈول میں گہری دلچسپی ظاہر کی ہے۔ سید امجد علی یورپ اور امریکہ کے دورہ کے بعد کل تیسرے پہر جہاز سے کراچی پہنچنے پر اخبار نویسوں سے بات چیت کر رہے تھے۔ سید امجد علی نے کہا فرانس اور بعض دوسرے ملکوں کے نجی سرمایہ کار پاکستان میں سرمایہ کاری کے لئے تیار ہیں۔ آپ نے ایک سوال کے جواب میں کہا کہ امریکہ کی کچھ فرمیں بھی پاکستان سے سوتی کپڑا درآمد کرنے میں دلچسپی رکھتی ہیں اور اس کا امکان ہے کہ امریکی درآمد کنندگان اس سلسلہ میں مستقبل قریب میں پاکستان کا دورہ کریں گے۔

درخواست دعا

میرے دو لڑکے عزیزم عبدالوحید اور عزیزم بشارت احمد مزید تعلیم کے لئے انگلستان گئے ہوئے ہیں۔ جملہ احباب جماعت۔ بزرگان سلسلہ خاندان حضرت مسیح موعود اور درویشان قادیان کی خدمت میں گذارش ہے کہ ہر دو عزیزان کو بخیریت کامیاب واپسی کے لئے اپنی نیم شبی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

خاکسار حکیم نظام جان
گوجرانوالہ

بھارت کی یہ غلط فہمی دور ہو گئی ہو گی کہ چین، گویا کشمیر نہیں

پنڈت نہرو سامراجیوں کے آلۂ کار ہیں۔ چینی نائب وزیر کا اعلان

لندن ۱۷ اپریل۔ عوامی جمہوریہ چین کے نائب وزیر بیرونی تجارت لو شو چانگ نے کہا ہے کہ اگر پنڈت نہرو کو یہ غلط فہمی تھی کہ چین گویا کشمیر ثابت ہو گا۔ تو یقیناً ان کی یہ غلط فہمی اب ختم ہو گئی ہو گی۔ ایک پاکستانی نامہ نگار سے انٹرویو میں نائب وزیر چین نے اس پر حیرت کا اظہار کیا کہ کس طرح بھارت کی فوج نے میدان جنگ میں بھگدڑ کا مظاہرہ کیا بیشتر مقامات پر تو بھارتی فوج امریکی اسلحہ سے بھرے ہوئے صندوق چھوڑ کر بھاگ گئی۔ حالانکہ بھاگتے ہوئے وہ انہیں آسانی سے ساتھ لے جا سکتی تھی۔ چینی فوج نے جب ان صندوقوں پر قبضہ کیا تو معلوم ہوا تو انہیں کبھی کھولا ہی نہیں گیا۔ بہر حال ہمیں اس امریکی امداد کی ضرورت نہیں تھی۔ اس لئے ہم نے یہ سارا امریکی اسلحہ بھارت کو واپس کر دیا لیکن بھارت نے کہ ہم پر اب بھی جارحیت کا الزام عائد کر رہا ہے۔ نائب وزیر چین نے کہا کہ ہماری رائے میں بھارت نے جنگ نہیں تجارت کی ہے اور اس تجارت میں بھارتی لیڈروں نے بڑے ڈالر اور امریکی اسلحہ کمائے ہیں وہ تجارت اچھی کرتے ہیں اور چین سے عداوت کو انہوں نے منفعت بخش تجارت پایا ہے۔ نائب وزیر چین نے کشمیر کے متعلق سوال کے جواب میں کہا کہ بھارت کو بات چیت کرنے پر آمادہ کرنا بڑا مشکل ہے۔

چین تنازعہ کشمیر کے پرامن تصفیہ کا خواہشمند ہے۔ کیونکہ اس تصفیہ سے ایشیا میں امن اور استحکام کی فضا پیدا کرنے میں مدد حاصل ہو گی لیکن بھارت چین بھارت سرحدی جھگڑے کی طرح کشمیر کے جھگڑے کے تصفیہ پر بھی مائل نظر نہیں آتا۔ بھارتی رہنماؤں نے اپنے آپ کو سامراجیوں کے حوالے کر دیا ہے جو انہیں ایشیائی ملکوں کو ایشیائی ملکوں سے لڑاؤ کی پالیسی کے لئے آلۂ کار بنائے ہوئے ہیں نائب وزیر چین نے کہا کہ بھارت سامراجیوں کے اشارہ پر یہ پروپیگنڈہ کر رہا ہے کہ چین دوبارہ بھارت پر حملہ کر دے گا۔

انہوں نے کہا کہ اگر ہمارا ارادہ حملہ کا ہوتا تو ہم یکطرفہ جنگ بندی کا اعلان نہ کرتے اور مفتوحہ علاقہ خالی نہ کرتے ہم نے بھارتی قیدیوں کو بھی واپس کر دیا ہے۔

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔

بھارت میں میزائیل کا کارخانہ قائم کرنے کی کوشش

نئی دہلی ۱۷ اپریل (آل انڈیا ریڈیو) بھارتی وزیر دفاع مسٹر چاون نے اعلان کیا ہے کہ روس نے بھارت میں میزائیل کا کارخانہ قائم کرنے کی پیشکش کی ہے۔ انہوں نے یہ اعلان کل بھارتی لوک سبھا میں کیا۔ انہوں نے بتایا کہ روس کے تعاون سے مگ طیارے بنانے کا کارخانہ ۱۹۶۴ء کے آخر تک کام شروع کر دیگا۔

فارموسا چوہوں کا جزیرہ ہے

تائپے ۱۷ اپریل فارموسا میں انسان کم اور چوہے زیادہ ہیں اندازہ ہے کہ انسانوں سے چار گنی تعداد چوہوں کی اس شہر میں آباد ہے۔ چوہے ہر سال چالیس ہزار ٹن اناج کھا جاتے ہیں۔

بھارت میں گورکھوں کی فوجی تربیت

نئی دہلی ۱۷ اپریل۔ بھارتی وزیر دفاع مسٹر چاون نے لوک سبھا میں بتایا کہ بھارت کی بڑھتی ہوئی دفاعی ضروریات پوری کرنے کے لئے مزید گورکھوں اور ہوا بازوں کو تربیت دی جائے گی مختلف فضائی کلبوں سے کہا ہے کہ وہ بھارتی فضائیہ کے لئے ہوا بازوں کو تربیت دیں وزیر دفاع نے کہا ہے کہ گورکھوں کو بھاری تعداد میں فوج میں بھرتی کیا جا رہا ہے

مرغیوں کے ٹیکے

مورخہ ۱۹ اپریل ۱۹۶۳ء بروز جمعہ ۶½ بجے صبح مرغیوں کے ٹیکے لگائے جائیں گے

منجانب ڈاکٹر عبدالستار شاہ منتظر

دار الرحمت غربی ربوہ

جھنگ میں بنیادی جمہوریتوں کا ایک اہم سیمینار منعقد ہو رہا ہے

ضلع میں غذائی صورت حال اطمینان بخش ہے۔ ڈپٹی کمشنر صاحب ضلع جھنگ کا اعلان

جھنگ صدر ۱۶ اپریل کل جناب ملک احمد خان صاحب ڈپٹی کمشنر ضلع جھنگ نے اپنی ماہانہ پریس کانفرنس میں بتایا کہ مورخہ ۲۰، ۲۱ اپریل کو ڈسٹرکٹ کونسل ہال میں ضلع جھنگ کی بنیادی جمہوریتوں کا ایک اہم سیمینار منعقد ہو رہا ہے۔ امید ہے کہ مغربی پاکستان کے دو وزراء یعنی خان پیر محمد خان صاحب اور ملک قادر بخش صاحب اس میں شامل ہوں گے۔

ڈپٹی کمشنر صاحب نے ضلع میں غذائی صورت حال کو اطمینان بخش قرار دیا آپ نے بتایا کہ صرف جھنگ سنٹر میں اس وقت ۱۹ ٹن درآمدی گندم موجود ہے جسے گندم کی قیمت پر کنٹرول رکھنے کے لئے بوقت ضرورت استعمال کیا جا سکتا ہے ضلع کی منڈیوں میں اس وقت ۱۲۵ سے لے کر ۲۰۰ من تک گندم روزانہ فروخت کے لئے آ رہی ہے اور نرخ ۱۵ روپے سے ساڑھے سولہ روپے من تک ہے۔ آپ نے یونین کونسلوں کے رفاہی کاموں کی تفصیل بیان کرتے ہوئے بتایا کہ یونین کونسل نمبر ۳۴ نے ایک پرائمری سکول کی عمارت رضاکارانہ طور پر تعمیر کی ہے یونین کونسل نمبر ۲ نے ۲ فرلانگ سڑک تیار کی ہے یونین کونسل نمبر ۱۲ نے اپنے دفتر کی عمارت تیار کی ہے یونین کونسل نمبر ۲۰ نے ۵۰ فٹ پکی نالیاں بنائی ہیں یونین کونسل نمبر ۳۱ و ۴۲ نے ہینڈ پمپ لگوائے ہیں۔ یونین کونسل نمبر ۶۵ نے ہفتہ صفائی منایا ہے۔ یونین کونسل نمبر ۹۳ نے تعلیم بالغاں کا انتظام کیا ہے۔ دیگر متعدد یونینیں بھی اسی طرح رفاہی کام کر رہی ہیں۔ آپ نے بتایا کہ ۳۱ مارچ تک ضلع میں ۳۸۸ جرائم رجسٹر کئے گئے گذشتہ سال بھی اسی عرصہ میں جرائم رجسٹر کرنے کی تعداد اتنی ہی تھی۔

امتحانی پرچے دیکھنے کی شرح میں اضافہ

لاہور ۱۷ اپریل سرکاری اطلاع کے مطابق ثانوی و اعلیٰ ثانوی تعلیمی بورڈ لاہور نے اپنے زیر اہتمام ہونے والے تمام امتحانوں کے پرچے دیکھنے کے معاوضہ کی شرح میں ۲۵ فیصد اضافے کا فیصلہ کیا ہے امتحانی مراکز کے سپرنٹنڈنٹوں کا معاوضہ بھی پچیس فیصد بڑھا دیا گیا ہے ان فیصلوں کا اطلاق سال رواں میں منعقد ہونے والے تمام امتحانوں پر ہو گا ان فیصلوں سے بورڈ کے اخراجات میں چار لاکھ روپے سالانہ کا اضافہ ہو جائے گا۔ بورڈ نے تمام ملحقہ منظور شدہ نجی تعلیمی اداروں کی انتظامیہ باڈیوں سے بھی کہا ہے کہ وہ سرکاری شرح کے مطابق اپنے اداروں کے اساتذہ کو عبوری امداد دیں۔

کراچی اور تہران میں سنٹو کی کانفرنسیں

تہران ۱۷ اپریل۔ کل یہاں سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ سنٹو کی فوجی کمیٹی کا آئندہ اجلاس ۲۷ اپریل کو تہران میں منعقد ہو گا جس کے دو روزہ اجلاس میں پاکستان ایران ترکی برطانیہ اور امریکہ شرکت کریں گے۔ ۲۸ اپریل کو امریکی وزیر خارجہ ڈین رسک بھی یہاں پہنچ رہے ہیں اسی روز وہ شاہ ایران سے ملاقات کریں گے۔ بعد ازاں ۳۰ اپریل کو کمیٹی کے ارکان اور مسٹر ڈین رسک سنٹو کی وزارتی کونسل کے اجلاس میں شرکت کے لئے کراچی روانہ ہو جائیں گے۔ وزارتی کونسل کے اجلاس میں برطانوی وزیر خارجہ لارڈ ہیوم بھی شرکت کر رہے ہیں۔

اچاریہ کرپلانی اور حافظ ابراہیم میں مقابلہ

نئی دہلی ۱۷ اپریل۔ لوک سبھا کے ایک ضمنی انتخاب میں مسٹر اچاریہ کرپلانی اور وزیر آب پاشی و تعمیرات حافظ محمد ابراہیم میں زبردست مقابلہ ہونے کی توقع ہے۔ یاد رہے اچاریہ کرپلانی نے گذشتہ عام انتخابات میں سابق وزیر دفاع مسٹر کرشنا مینن کا بھی مقابلہ کیا تھا۔

دسویں جماعت کا سپلیمنٹری امتحان

لاہور ۱۷ اپریل سرکاری طور پر اعلان کیا گیا کہ ثانوی تعلیمی بورڈ کے زیر اہتمام دسویں جماعت کا ضمنی امتحان ۱۷ ستمبر سے شروع ہو گا۔

لاہور کا گوردوارہ ڈیرہ صاحب سکھوں کے حوالے کر دیا گیا

لاہور ۱۷ اپریل شاہی قلعہ کے قریب واقع گوردوارہ ڈیرہ صاحب سکھوں کے حوالے کر دیا گیا اس موقع پر ایک تقریب ہوئی جس میں راجہ غضنفر علی خان نے مسلم سکھ اتحاد پر زور دیا اور کہا کہ پاکستان اور بھارت میں مذہبی مقامات کی زیارت کرنے والے افراد کے لئے ویزا کی پابندیاں ختم کر دی جائیں۔

گوردوارہ ڈیرہ صاحب کا انتظام سکھوں کے سپرد کرنے کے لئے منگل کی صبح وہاں ایک مختصر تقریب ہوئی جس میں بیساکھی میلہ میں شامل ہونے والے سکھ زائرین نے جن میں مردوں کے علاوہ عورتوں اور بچوں کی بھی خاصی تعداد نے شرکت کی جلسہ میں حاضرین نے گوردوارہ کے انتظامات کی منتقلی پر پاکستان زندہ باد اور مسلم سکھ اتحاد زندہ باد کے نعرے لگائے۔

نیپالی اخبار میں بھارت کی مذمت

کھٹمنڈو ۱۷ اپریل۔ نیپال کے ہفت روزہ "فاتح بھومی" نے کل اپنے اداریہ میں بھارت اور چین میں سرحدی تنازعہ سے متعلق انتہا پسندانہ طرز عمل کی مذمت کی۔ اخبار نے چینی حکومت کی جانب سے بھارتی جنگی قیدیوں کو رہا کرنے کے فیصلہ کا خیر مقدم کرتے ہوئے مزید لکھا ہے کہ یہ اقدام اس بات کا ثبوت ہے کہ چین سرحدی تنازعہ کا پرامن تصفیہ چاہتا ہے۔

درخواست دعا

ہماری والدہ محترمہ جنہیں ذیابیطس کا عارضہ ہے۔ اور دل کی بھی تکلیف ہے حال ہی میں ان کا اپریشن میو ہسپتال لاہور میں ہوا ہے۔ یہ اپریشن بزرگوں اور احباب کی دعاؤں کے نتیجہ میں کامیاب رہا ہے لیکن شوگر کنٹرول کرنے کے لئے قریباً ۲۰ دن لگاتار محترمہ والدہ صاحبہ کو ڈاکٹری مشورہ کے ماتحت چارپائی پر لیٹنا پڑا جس کی وجہ سے کمزوری بہت ہو گئی ہے۔

بزرگان سلسلہ۔ درویش حضرات قادیان اور احباب سلسلہ سے درخواست ہے کہ وہ ہماری والدہ محترمہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دردِ دل سے دعا فرما دیں۔ ہمارا تمام خاندان ان کی اس بیماری سے بہت متفکر ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل سے صحت کاملہ عطا فرما دے

(خاکسار شیخ محمد حنیف امیر جماعت احمدیہ کوئٹہ)

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴